

ضبط و ترتیب: مولانا عبدالقیوم حقانی

افادہ: شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

دعواتِ عبدیتِ حق

نئے تعلیمی سال کے افتتاحی تقریبی خطاب

محترم بزرگوں، حضراتِ اساتذہ کرام اور معزز طلبہ،
ہم اللہ کی حمد و ثنا اور شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ کی بہت نعمتیں ہیں۔

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها
اللہ نے ہم پر احسان کیا کہ انسان کی شکل میں پیدا فرمایا۔ پھر طالب علم بنایا۔ علم کا خادم بنایا۔ دیکھو! نالیاں
و مات کرنے والے بھنگی بھی تو ہماری طرح کے انسان ہیں۔ مگر اللہ نے ہمارے لئے پاک حالت، با وضو رہنے
کی زندگی اور قرآن و حدیث سے وابستہ رہنے کے لحاظ پسند فرمائے۔ ہمیں اپنے اساتذہ، علماء اور کتاب سنت
کے سامنے زانوئے تلمذتہ کرنے کا موقعہ بخشا۔ یہ عزت بہت بڑی عزت ہے اس شرف کو دنیا کی کوئی طاقت
نہیں پہنچ سکتی۔ یہ خوبیاں نہ صدارت میں ہیں نہ وزارت میں۔ اور نہ جبریل میں ہے۔ دنیا و مافیہا کی نعمتیں اس کے
برابر نہیں پہنچ سکتیں۔

بادشاہی ملی تو فرعون و نمرود کی نیابت ملی۔ وزیر ہوا تو ہامان کے قائم مقام ہوا۔ فوجی جبریل ہوا تو رستم کی
جانشینی ملی۔ لیکن اس سے نبوت کی نیابت اور حضور کی سنت کی سعادت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ یہ عہدے
اور مناصب سنتِ رسول کے مقام و عظمت تک پہنچ سکتے ہیں۔

ہمیں نہ عہدوں کی ضرورت ہے نہ تاج و تخت کی ضرورت ہے نہ وزارت اور صدارت کی ضرورت ہے
نہ موٹروں اور بنگلوں کی ضرورت ہے۔ ہمارے لئے خدا نے یہ تلج علم کا جو اعزاز بخشا ہے ہم اس پر خدا کا
شکر ادا کرتے ہیں۔

خدا کی قسم! اگر تمام دنیا اور جنبت و مافیہا کی نعمتیں ایک طرف کر دی جائیں اور دوسری طرف قال اللہ
وقال الرسول کی نعمت کو رکھا جائے۔ تو یہ ساری نعمتیں اس کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتیں۔ آئندہ اسباق میں
اساتذہ حدیث آپ کو بتائیں گے کہ کتب حدیث میں صحاح ستہ کا مقام کیا ہے۔ صحاح میں ہر ایک کتاب اور
اس کا درجہ کیا ہے۔ بخاری و مسلم کا درجہ کونسا ہے۔ ہر ایک کتاب کا اپنا طرز ہے۔ اپنے شرائط ہیں ہر معنی

کے اپنے اصول ہیں۔

آج ہم دارالعلوم کے تعلیمی سال کی افتتاحی درس ترمذی سے کر رہے ہیں۔ یہ پانچویں درجہ میں ہے اس سے قبل بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی کا درجہ ہے۔ مگر اس قدر یاد رہے۔

کہ ہمارے اکابر، علما، دیوبند، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے طرز پر تدریس حدیث کرتے ہیں۔ ہمارے اساتذہ، تدریس حدیث میں طلبہ کے فائدے اور علمی استفادہ کو ملحوظ رکھتے ہیں اس وجہ سے علم حدیث کی تدریس مرکز اور محور کے طور پر ترمذی کو مباحث علمیہ و درسیہ میں خصوصیت دی جاتی ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ امام ترمذی نے اپنی تصنیف میں بخاری اور مسلم کی نسبت تسہیل اور تفصیل کی ہے۔ شوافع، احناف، مالک اور شافعیہ کے عقائد اور شوافع کے لئے علیحدہ علیحدہ ابواب قائم کئے ہیں۔ ترجمہ الباب قائم کر کے اس کی دلیل لاتے ہیں۔ بیان مسائل کے لحاظ سے جس قدر اختلاف مذاہب ہے اس کا اکثر حصہ ترمذی میں بیان کر دیا گیا ہے۔

گو سنن ترمذی کا حجم چھوٹا ہے لیکن علوم کا سمندر ہے۔ بعض اوقات تیس تیس صحابہ یا اس سے زائد راویوں کو اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ گویا علوم اور مرویات حدیث کا خزانہ ہے۔ ایک دلیل کی جگہ و فی الباب سے کثیر دلائل کو یک جا کر دیا گیا ہے۔

ترمذی سے قبل کے درجات کی چاروں کتابیں اپنی ترجیحات کا ذکر کرتی ہیں۔ امام ترمذی بھی اپنی ترجیحات بیان فرماتے ہیں۔ لیکن یہ ان کا بڑا احسان ہے۔ کہ ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ شوافع حضرات، مالکیہ حضرات، حنفیہ حضرات کے علاوہ سفیان، احمد بن حنبل اور دیگر ائمہ کے مذاہب و دلائل کیا ہیں۔ علاوہ ازیں ترمذی میں حدیث کا درجہ، حسن، صحیح اور ضعف و قوت کی تصریح بھی کر دی گئی ہے۔ جس سے دلیل کی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے۔

تحصیل علم اور مذاہب و دلائل کی وسعت کے پیش نظر ترمذی کو ترجیح حاصل ہے۔ ترمذی میں حدیث کے چودہ علوم بیان کر دیے گئے ہیں۔ انہماق تفہیم کے لحاظ سے بھی ترمذی آسان کتاب ہے۔ سند کی قوت اور فضیلت و ترتیب کے لحاظ سے اربع چاروں کتابیں بڑھ کر ہیں۔ مگر تفصیل و تسہیل اور سیرت و تفہیم کے لحاظ جو مقام ترمذی کو حاصل ہے۔ وہ اس کی اپنی امتیازی نشان ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی آسانی کے پیش نظر، مجھ جیسے غبی طالب علم کو بھی کچھ سمجھ لینے کی توفیق ارزانی فرماتے ہیں۔

دراصل اس تفصیل سے اس وہم کا ازالہ کرنا مقصود تھا کہ جب ترمذی اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے تو اس سے تعلیمی سال کی افتتاحی چاہئے تھی۔ لہذا اب جب تفصیل آپ کے سامنے آگئی۔ تو وہم کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی۔

سے حاصل ہوتا ہے۔

© rasailoraid.com

کی وساطت سے اس کے گھر بھجوا دیں۔ کہ تم نے میرے عیوب ظاہر کر کے میرے گناہ کم کر دیئے۔ اور مجھ پر احسان کیا۔ ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ سے دورانِ درس کہا گیا کہ حسن بصری کے مسلک پر آپ جو یہ اعتراض کر رہے ہیں سراسر غلط ہے کہنے والے نے جو آپ کے درس میں شریک اور تلمیذ تھا آپ کو اس موقع پر ولد الزنا تک کی گالیاں دیں۔ مگر امام اعظم ابو حنیفہ نہ اشتغال میں آئے نہ گالیاں دیں اور نہ غصہ کیا۔ بلکہ فرمایا: بھائی! آپ کا مجھے ولد الزنا کہنا بے جا ہے۔ کہ میرے والدین کے نکاح کے گواہ اب بھی موجود ہیں۔

اسی نوعیت کا ایک واقعہ شاہ اسماعیل شہید اور حضرت شیخ العرب والعم مولانا حسین احمد مدنی کا بھی بیان کیا جاتا ہے۔

بہر حال یہ علم جو پھیلا ہے اخلاق اور حضورؐ کی دعا سے پھیلا ہے۔

یہ دارالعلوم حقانیہ آپ کے سامنے ہے یہ سب حضورؐ کی حدیث کی برکتیں اور آپ کی دعائوں کے ثمرات ہیں مجھے یاد پڑتا ہے کہ اوائل میں ایک مرتبہ ایک صاحب نے ۲۵ روپے مجھے دے دیے۔ میں حیرت و استعجاب میں تھا کہ ان کو میں کیسے سنبھالوں گا۔ کتابیں کیونکر خریدوں گا۔ اور پھر ان کے اعتماد کے مطابق صحیح مصروف میں کیسے خرچ کروں گا۔ مگر اب خدا کا فضل ہے کہ اللہ نے دارالعلوم کے لاکھوں کے حساب کے لئے غیب سے رجال کا رپہ بکھیر دیا۔ بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے پاس ایک شخص ڈھیروں کی رقم لایا۔ مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ عرض کی اگر خود نہیں لیتے تو طلبہ میں تقسیم فرما دیں حضرت نانوتویؒ نے فرمایا کہ یہ کام آپ خود بھی انجام دے سکتے ہیں۔ جب بانی دارالعلوم مسجد میں درس دینے لگے تو جو تھے اتار کر باہر رکھ دیئے تو اس عقیدت مند نے وہ رقم جو تلوں میں رکھ دی اور خود چلا گیا۔

بعد میں حضرت نانوتویؒ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: دیکھتے! ہم خدا کے فضل سے دنیا کو ٹھکراتے ہیں تو دنیا پاؤں پر پڑتی ہے۔ اور اگر ہم نے دنیا کی طلب کی تو دنیا دور بھاگے گی۔ ہمارے پاس ۲۵ روپے تھے مگر اب خدا کا فضل ہے یہ دارالحدیث، یہ دارالعلوم، یہ اسوہ طلبہ، یہ عمارتیں، یہ اخراجات، بس اللہ ہی ہے جو پورا کر رہا ہے۔

عزیز طلبہ! میں کہتا ہوں! اللہ گواہ ہے تم بھی یہ نہ کہنا کہ کیا کھائیں گے، کیا پیئیں گے۔ خدا کی مدد تمہارے شامل حال ہوگی۔ حضرت مولانا محمد یعقوبؒ نے جو اللہ کی بارگاہ میں فضلدار دارالعلوم دیوبند کے لئے کفایت کی دعا کی تھی اس کے اثرات دارالعلوم حقانیہ کے فضلاریں بھی پائے جا رہے ہیں۔ اور پائے جاتے رہیں گے۔

موجودہ حالت میں اس وقت شریعت بل کا مسئلہ ایوان میں پیش ہے جسے سینٹ میں مولانا قاضی عبداللطیف اور سمیع الحق نے پیش کیا ہے۔ یہ اعزاز بھی اللہ نے دارالعلوم کو بخشا ہے۔ حکومت نے چال چلی اور کہا کہ شریعت بل میں عوام تمہارے ساتھ نہیں۔ پاکستان کے عوام شریعت چاہتے ہیں حکومت نے شریعت بل

شہر کر دیا۔ خدا کا فضل تھا اللہ نے توفیق دی ہم نے اس سلسلہ میں تحریک شروع کر دی۔ علما اور فضلا سے رابطہ قائم کیا۔ ڈویژنوں کی سطح پر علما رکنولیشن بلائے۔ ناسہرہ۔ مردان۔ بنوں اور پشاور میں بڑی بڑی کانفرنسیں ہوئیں۔ اس کے بعد ہم نے اسمبلی ہال کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کا پروگرام بنایا۔ آپ نے اخبارات دیکھے ہوں گے قلیل ترین وقت میں بغیر کسی پیشگی تیاری کے معمولی سی اطلاع پر ۷ جولائی کو چار لاکھ سے زائد علما، مشائخ، عوام، فضلا وقت گزارا اور طلبہ نے مظاہرہ میں حصہ لیا۔ شدید بارش اور حکومت کی رکاوٹوں کے باوجود مظاہرہ کامیاب رہا۔ حکومت حیران ہے، خود ہم حیران ہیں کہ اس قدر مختصر وقت میں اتنی بڑی تعداد میں دین توحید کے پروانے کہاں سے جمع ہو گئے۔

میں اسے غیبی نصرت سمجھتا ہوں۔ یہ اللہ کی مدد تھی۔ آسمانی فرشتے تھے۔ جس نے دین کے وقار اور شریعتِ بل کی عظمت اور علما کی عزت کو بڑھا دیا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ حافظون۔ آپ کو میری حالت معلوم ہے۔ امراض و عوارض کا مجموعہ ہوں۔ ایک قدم اٹھانے کی سکت نہیں ہے۔ مگر جب شریعت کی بات تھی، نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کا مسئلہ سامنے آیا۔ شریعتِ بل کی بات آئی تو میرے پاس کیا ہے جو خدا کے حضور پیش کروں۔ یہی پرانی اور بوڑھی ہڈیوں کا لاشہ اور دھانچہ، آخر میں اندھا بوڑھا، کمزور، گنہگار لاغر کیا کر سکتا ہوں اور کس کام کا ہوں۔ تاہم میں نے اس کو نجات کا ذریعہ سمجھا اور عین ممکن ہے کہ باری تعالیٰ اسی راہ پر ہمیں قبول کر کے شاید آخرت میں سرخروئی کا ذریعہ بن سکے۔

اس مصروفیت کی وجہ سے دارالعلوم کے افتتاح میں بھی ایک دوزخ کی تاخیر ہوئی۔

بہر حال والدین نے آپ کو تحصیل علم کے لئے بھیجا ہے اللہ پاک کا ارشاد ہے

فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فی الدین ولینذروا

اقومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون۔ آپ اپنی پوری توجہ تعلیم پر مرکوز کر دیں۔ جب علم میں کمال آئے گا تو دنیا خود تمہارے دروازے کھٹکھٹائے گی۔ آج مجاہد کبیر جلال الدین خٹائی فاضل خٹانیہ کا چہار دہائی کا عالم میں چہر چاہے کہ اس نے دارالعلوم کے اساتذہ اور علم کا حق ادا کیا ہے۔ آج اکیلے ہو مگر حب علم کے تقاضے پورے کرو گے تو چار لاکھ علما اور عوام کا عظیم مجمع تمہارے ساتھ ہوگا۔ افغانستان کی جنگ میں دارالعلوم خٹانیہ کے فضلا اور طلباء لڑ رہے ہیں دشمن کے مقابلہ میں ان کی تعداد

۱۔ اس موقع پر تقریباً صوبہ سرحد کے بیس ہزار سے زائد علما کرام نے حضرت شیخ الحدیث کے دستِ حق پرست پر شریعت بل کے سنوارنے کے لئے عملاً جہاد کرنے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے بیعت کی (دعای ح)

انگلیوں پر لگتی جاتی ہے مگر خدا نے انہیں کامیابیاں دیں کہ وہ علم کے تقاضے پورے کر کے نکلے ہیں۔
فلسطین میں جنگ ہے ۱۲ لاکھ یہودی، چودہ کروڑ مسلمانوں کو بوسے کے چنے چپوارے ہیں۔ وہاں
علمی قیادت نہیں ہے اسلامی قیادت کا فقدان ہے۔

ان تنصر اللہ ینصرکم۔ فلسطین میں مسلمانوں نے اسلامی تہذیب و تمدن اور تعلیم و اخلاق ترک کر دیے ہیں۔
لباس معاشرت، شکل و صورت یہودیوں کی بنا رکھی ہے جب کہ افغانستان میں بدر واحد کی یاد تازہ ہو
رہی ہے۔ وہی اخلاق، وہی صورت وہی جہاد، وہی ٹمل اور وہی لباس۔ اس لئے خدا کی نصرتیں ان کے ساتھ ہیں
الحمد للہ خدا کا احسان ہے۔ اب کے حالات آپ کے سامنے ہیں ہم نے اپنی ذات یا مفاد کو کوئی اہمیت
نہیں دی۔ اور ہمارا ذاتی مفاد کیا ہوگا۔ خدا نے الحمد للہ سب کچھ دیا ہے۔

یہ صرف دین ہی کی عزت ہے۔ بڑے بڑے لوگ ملاقات کرنا چاہتے ہیں دارالعلوم آنا چاہتے ہیں مگر
ہم نے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ یہ غریبوں اور فقیروں کی جھونپڑی ہے ہمیں امیدوں سے کیا واسطہ۔ آج کراچی
مقتان۔ لاہور اور پشاور ملک کے چبے چبے سے شریعت بل کی حمایت میں آواز اٹھ رہی ہے۔ اور لوگ علماء حق
کی پشت پر کھڑے ہیں۔

خود میرے پاس کیا ہے بنگلہ نہیں۔ اپنی موٹر تک نہیں۔ ایک جویب زمین نہیں۔ کوئی دولت نہیں۔
مگر یہ دین کی برکتیں ہیں کہ اجلاس بلایا اور احتجاجی مظاہرہ کی درخواست کی تو علماء اور مشائخ اور مسلمانان
پاکستان کا سیلاب تھا جو اسمبلی ہال کے سامنے ایک طوفانی سیلاب اٹھ آیا۔

من آثم کہ من دائم۔ میری کوئی حیثیت نہیں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے اس کی عنایت ہے مجھے اپنے وجود
پر اور اعذار پر جب سوچنے کا کوئی موقع ملتا ہے تو مجھے یقین ہوتا ہے کہ میں تو بوڑھا اور لنگڑا ہو چکا ہوں کس
کام کا ہوں۔ مگر اللہ کی بارگاہ میں کوئی عذر نہیں پڑتا یہی وجہ تھی کہ مجھے اپنے عوارض اور ضعف و نقاہت
کے سپیش نظر اس بار کے الیکشن میں قطعی طور پر کھڑے نہ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ صرف تحصیل
کیا علاقہ بھر اور ملک بھر کے اکابر علماء اور مشائخ نے رائے دی، دباؤ ڈالا اور مجھے مجبور کر دیا کہ الیکشن لڑوں
پھر الیکشن ہوا۔ میں خود گھر سے باہر نہیں نکلا۔ کنوینسنگ نہیں کی۔ مجھے خود اپنے لئے اپنا دورے ڈاننا شرم آتی
تھی۔ کہ میں اپنے لئے اہلیت کا دعویٰ کیسے کروں۔

مگر لوگوں نے مجھے دیکھے بغیر اعتماد کیا۔ اور مجھے بڑی بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا۔ اور
اب جو اس حالت میں اجلاس میں شرکت کرتا ہوں۔ متحدہ محافظ شریعت کی تشکیل کی ہے۔ مظاہرہ میں شرکت
کی ہے یہ اس لئے کہ میرے سامنے اپنے دارالعلوم دیوبند کے ایک مہربان مولانا عبدالسیع کا واقعہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف پڑھایا کرتے تھے جب بیمار ہوئے تو استغفری دیدیا شیخ العرب والجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ

نے ان سے فرمایا۔

بعد از سمیع! کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں جاؤ کہ مشکوٰۃ شریف تمہاری بغل میں ہو؟
تو میں عرض کرتا ہوں کہ میرے پاس کیا ہے سوائے حدیث رسولؐ کے۔ سوائے قال اللہ و قال الرسولؐ کے۔ سوائے نظام شریعت کی دعوت کے، اب جی یہی چاہتا ہے کہ موت ایسی حالت میں آئے کہ زبان پر قال اللہ و قال الرسولؐ ہو اور ہاتھ میں نظام شریعت کا جھنڈا ہو۔

منجہ شریعت محاذ کو نظام ہر جو کامیابی حاصل ہو رہی ہے میں اس پر فخر کرتا ہوں، عجب اور ترکیب کے طور پر نہیں کیا یہ خالص اللہ کا فضل ہے۔ ہم کچھ نہیں، سب کچھ خدا ہے۔ ہم زندہ بار، مردہ بار پر خوش نہیں ہوتے۔ خدا نہ کرے کہ کفران نعمت یا تکبر سرزد ہوا اور ساری نعمتیں چھین لی جائیں۔

اللہ نے دارالعلوم کو حدیث، تفسیر، فقہ اور فتون کے لئے اکابر و مشائخ اور بہترین اساتذہ کا حسین گلستہ عطا فرمایا ہے۔ یہ سب اکابر دیوبند کی برکتیں ہی ہیں۔ ان کی کشف برداری پر ناز ہے۔ آپ کا اور ہمارا یہ فرض ہے کہ آج کی بابرکت محفل میں دارالعلوم کے قدیم و جدید سرپرست و معاونین، اساتذہ و مشائخ، یانین و مخلصین اساتذہ و انتظامیہ اور تمام کارکنوں کے حق میں دعا کریں خواہ وہ ملک یا بیرون ملک سے تعلق رکھتے ہوں اللہ ہم سب کے لئے دین کا راستہ آسان کر دے اور سب کو دنیا و آخرت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال کر دے۔ آمین

نیدام عام

عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سنٹرل ٹیمیر ڈپو تیمر گڑھ میں چمرائی شدہ لکڑی از قسم دیار کائیل اور پرتل چھوٹی لاٹوں کی صورت میں بمورضہ ۸۶-۷-۲۰ اور ۸۶-۸-۵ بوقت ۱۰ بجے صبح ہوگی۔

خواہشمند حضرات موقعہ پر آکر بولی میں حصہ لے سکتے ہیں۔
مزید شرائط موقع پر پڑھ کر سنائی جائیں گی۔

دستخط

مہتمم جنگلات

بمقام تیمر گڑھ